

## روزہ اور تقویٰ

سمیّہ رمضان / ترجمہ: ارشاد الرحمن

کچھ خواتین نے کتاب و سنت کے اتباع اور عملی تطہیق کے ذریعے اپنے اخلاق اور طرز حیات کو بدلتے کا فیصلہ کیا۔ ان کے اندر یہ جذبہ اس لیے پیدا ہوا کہ انہوں نے تدوینے بالقرآن و السنۃ کے ایک پروگرام میں شرکت کی تھی۔ اس میں انہیں اس کی عملی تربیت دی گئی تھی۔ پروگرام کا آغاز معلمہ نے ان الفاظ سے کیا کہ قرآن کریم ۶ ہزار سے زائد آیات پر مشتمل ہے۔ یہ آیات ہم سے مخاطب ہیں اور عمل اور معاشرے میں ایک تحرک اور بیداری کی فضا پیدا کرنے کی دعوت دے رہی ہیں۔ سنت رسولؐ کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ لتنی احادیث ہیں جن کا تقاضا ہے کہ ہم ان کا قُرب اختیار کریں تاکہ معاشرے میں عمل کے لیے ایک تحرک پیدا ہو۔ معلمہ نے شرکاء تربیت سے گفتگو میں آیات و احادیث کو تحرک کا ذریعہ بنانے اور ان کے نفاذ و تطہیق کی عملی کوشش پر زور دیا۔ معلمہ نے کہا کہ اس کام کا آغاز ان آیات و احادیث سے کیا جائے جن کا تعلق براہ راست ہماری روزمرہ زندگی سے ہے اور جو ہمارے دوست احباب اور گھر، خاندان اور عزیز و اقارب کے معاملات کو درست کرنے کا سبب بن سکیں۔

عملی تربیت کے بعد خواتین میں رفتہ رفتہ آیات و احادیث کے ساتھ تعامل شروع ہو گیا اور پھر عملی جدوجہد کرنے والی خواتین نے تبدیلی کو زونما ہوتے ہوئے محسوس کیا۔

طالبات اپنے منفرد عملی تجربات پر بہت خوش تھیں۔ معلمہ ان کی حوصلہ افزائی اور ان کے تجربات پر تبصرہ و رائے بھی دے رہی تھی۔ طالبات کے ذہنوں میں یقیناً بہت سے سوال ہوں گے جن کا وہ جواب معلوم کرنا چاہتی تھیں۔ ایک طالبہ نے کہا: یہ تو ممکن نہیں ہے کہ ہم قرآن کریم کی

ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، جولائی ۲۰۱۵ءی

تمام آیات کے ذریعے تحرک پیدا کر سکیں۔ کچھ آیات تو صرف احکام اور فرائض بیان کرتی ہیں، مثلاً:

**يَا يَهُهَا الْجِنِّيَّةِ أَمُؤْمَنًا كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحِسَابُ كَمَا كَتَبْتُ عَلَى الْجِنِّيَّةِ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَفَقَّهُو<sup>○</sup>** (البقرہ ۱۸۳:۲) اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے جس طرح تم سے پہلے انہیاً کے پر دکاروں پر فرض کیے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔

معلمہ نے کہا: یہ آیت اہل ایمان سے مخاطب ہے کہ روزے ان پر اُسی طرح فرض ہیں جس طرح ان سے پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ وہ اس طریقے سے تقویٰ اختیار کر سکیں۔

معلمہ نے طالبہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے پوچھا: کیا آپ اس سے قبل تقویٰ کے موضوع پر ہونے والے دروس میں شریک ہوئی تھیں؟ طالبہ نے جواب دیا: بھی ہاں، مگر میں تقویٰ کے بارے میں درس سنتی ہوں اور گھر پہنچنے سے پہلے اُسے بھول جاتی ہوں۔ یوں بہت تھوڑی باتیں میری یادداشت میں **ك** طرہ کسی ہیں حالانکہ ان دروس میں میں پوری توجہ اور انہاک سے شریک رہی ہوں۔ معلمہ یہ سن کر مسکرائی اور دروے میں شریک تمام خواتین سے بھی سوال پوچھ لیا کہ اس بارے میں ان کا تجھ بہ کیا ہے؟ جواب ملا جلا تھا، کچھ اس طالبہ کی طرح اور کچھ مختلف۔

یہ کیفیت دیکھنے کے بعد معلمہ نے ہر طالبہ کو اپنے لیپ ٹاپ پر **وَمَوْيَنَّ اللَّهُ** کے الفاظ تلاش کرنے کے لیے کہا۔ یہ بھی کہا کہ ہر طالبہ سکرین پر نمودار ہونے والی عبارتوں کے بارے میں مجھے آگاہ بھی کرے۔ طالبات نے یہ الفاظ تلاش کرتے ہی بلند آواز میں ان عبارتوں کو پڑھنا شروع کر دیا۔ اگرچہ آوازیں متعدد و متنوع تھیں مگر مضمون سب کا ایک تھا، یعنی:

● **وَمَوْيَنَّ اللَّهُ يَبْعَلُ لَهُ مُؤْمِنُهُ يَقْرَأُ** ○ (الطلاق ۲۵:۲)

● **وَمَوْيَنَّ اللَّهُ يَعْلَمُ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيَعْلَمُ لَهُ أَجْرُهُ** ○ (الطلاق ۲۵:۵)

جو شخص اللہ سے ڈرے اُس کے معاملے میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔

معلمہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: ذرا بتائیے کہ ہم میں سے کون ہے جس کو اپنے معاملات میں آسانی کی ضرورت نہیں ہے؟ دوسری عبارت اس آیت کی تھی:

● **وَمَوْيَنَّ اللَّهُ يَعْلَمُ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيَعْلَمُ لَهُ أَجْرُهُ** ○ (الطلاق ۲۵:۵)

جو اللہ سے

ڈرے گا اللہ اُس کی برا بیویوں کو اس سے دُور کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔

معلمہ نے کہا: مکفیر ذنب اور تطییم اجر و ثواب کا مطلب ہے ہمیں سالقین میں شامل کر دیا گیا۔ یہ تو رب کریم کا فضل اور مہربانی ہے۔ اس سے الگی عبارت تھی:

• وَمَوْيَنَّتِ اللَّهِ يَدْعَلُ لَهُ مُذْهَبًا وَبِيُّزْفَنْدِ رَبِيعَ لَا يَنْتَسِبُ ط (الطلاق: ۲۵)

(۳) جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اُس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جہڑا اُس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔

سبحان اللہ! تقویٰ کے بد لے میں نہ صرف راونجات کھول دی گئی بلکہ رزق کا بھی وعدہ مل گیا۔

اسی سرگرمی کو دُھراتے ہوئے جب لفظ تَنَقْوِیٰ تلاش کیا گیا تو یہ آیت سامنے آگئی:

• يَأَيُّهَا الْمُتَّقِيَّةِ أَمْتَهَا إِنْ تَنَقْوِيَ اللَّهَ يَدْعَلُ لَكُمْ فُرْقَانًا وَ يَمْكُرُ عَنْكُمْ سِيَاتِكُمْ وَ يُغْفِرُ لَكُمْ ط (الانفال: ۸)

(۴) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم خدا ترسی اختیار کرو گے تو اللہ تمہارے لیے کسوٹی بہم پہنچا دے گا اور تمہاری برا بیویوں کو تم سے دُور کرے گا اور تمہارے قصور معاف کرے گا۔

معلمہ نے شرکا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ ہم اُس وقت کتنی بد نصیبی کا شکار ہوتے ہیں جب باطل کے ساتھ حق خلط ملط ہو جائے اور کوئی فرد ان کے درمیان فرق و امتیاز نہ کر سکے۔ ایسے موقع پر کیا ہی بہتر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے دونوں چیزوں کے درمیان فرق واضح کر دے اور ہم حق کو حق کے رنگ میں دیکھ لیں، اور اُسی وقت اللہ سے اتباع حق کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ صرف یہی چیزیں واضح نہیں کرے گا بلکہ برا بیویوں کو مناداے گا اور گناہوں کو بخش دے گا۔ پھر اگلی آیات یہ تھیں:

• وَإِذْ تُؤْمِنُوا وَتَنَقْوِيَ الْمُكْفَرَ طَاطِيْمٌ (آل عمرن: ۳۷) اگر تم ایمان اور

خدا ترسی کی روشن پر چلو گے تو تم کو بڑا اجر ملے گا۔

• وَإِذْ تُؤْمِنُوا وَتَنَقْوِيَ الْمُكْفَرَ مُجْوَرَكُمْ وَلَا يَسْأَلُكُمْ أَقْوَالَكُمْ (محمد: ۳۶:۳)

(۵) اگر تم ایمان رکھو اور تقویٰ کی روشن پر چلتے رہو تو اللہ تمہارے اجر تم

کو دے گا اور وہ تمہارے مال تم سے نہ مانے گا۔

• وَإِذْ تُصْبِرُوا وَتَتَقَوَّلُوا فَإِنَّ اللَّهَ مُدْعِمٌ أَمْلَأَهُمْ (آل عمران ۱۸۶:۳) اگر تم

صبر اور خدا ترسی کی روشن پر قائم رہ تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔

• وَإِذْ تُسْنِنُوا وَتَتَقَوَّلُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ رَبِّيْمَ (النساء ۱۲۸:۲) اگر تم

احسان سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے اس طرز عمل سے

بے خبر نہ ہو گا۔

• وَإِذْ تُكْلِلُوا وَتَتَقَوَّلُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا أَنْجِيْمَ (النساء ۱۲۹:۳) اگر تم اپنا

طرز عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ چشم پوشی کرنے والا اور رحم فرمانے والا

ہے۔

یہ آیات پڑھنے کے بعد معلمہ نے کہا: کیا ہم ان آیات میں دیکھنیں رہے کہ تقویٰ تو دائیٰ طور پر

مطلوب ہے۔ یہاں تک کہ ایمان، صبر، احسان اور اصلاح سب کیفیات اور اعمال میں مطلوب ہے۔

روزہ تقویٰ کے عملی وسائل میں سے ہے۔ یہ نفس کو تقویٰ کے لیے تیار کرتا ہے اور نفس

اس کے ذریعے تقویٰ کی منزل تک رسائی پاتا ہے۔ کیا اس سے بھی بڑی اور خوب صورت کوئی بات

ہے کہ اللہ تیرے لیے کافی ہو جائے، تیرے معاملات آسان ہو جائیں، تیرا رزق وافر ہو جائے،

تیرے گناہ معاف ہو جائیں اور برا بیاں مٹا دی جائیں، تیری حنات کا اجر عظیم سے عظیم تر

ہو جائے، تیر اعزز م و بہت بلند ترین سطح پر پہنچ جائے، اور یہ سب کچھ اللہ کریم و خبیر و بصیر کے علم میں

ہو؟

روزہ ان تمام چیزوں کے حصول میں معاون ہے۔ دل جب ان مفہومیں سے لبریز ہو جائے

اور ان کی حلاوت محسوس کرنے لگے تو اس کے لیے نفل روزوں کا اہتمام کرنا آسان تر ہو جاتا ہے،

بلکہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھنے کی خواہش بڑھتی جاتی ہے۔ بھر جب شیطان و سو سہ پیدا کرتا ہے

کہ گرمی بہت شدید ہے، پیاس ناقابل برداشت ہے، دن بہت لمبا ہے، معاملہ بہت مشکل اور کٹھن

ہے، یہ اور اس طرح کے عزم وہمت کو کمزور کرنے والے کئی وسوسے جب انسان کے دل میں پیدا

ہوتے ہیں تو مذکورہ آیت کریمہ اُس کی آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے اور اُسے اُس عظیم خبر کی یادداہی

کراتی ہے جس کا انسان منتظر ہوتا ہے۔ یہ بات کسی شک و شبھے سے بالا ہے کہ صبر صاحبِ عزیت لوگوں کا امتیازی وصف ہے اور انھیں خیر و اطاعت کی راہ پر گامزن رکھتا ہے۔ رمضان کو دیکھیے کہ جب یہ مہینہ سایہ فَلَن ہوتا ہے تو دل اس آیت کریمہ پر توجہ مرکوز کر لیتا ہے جو لوگوں کو صائمِ رمضان کے اجر کی خوشخبری سے شاداں و فرحاں کرتی ہے۔ انھیں دعوت دیتی ہے کہ وہ اس بات پر فخر و انبساط کا اظہار کریں کہ وہ بھی قافلہِ مومنین و سائبین میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ آیت انھیں یاد دلاتی ہے کہ وہ تقویٰ کی منزل تک جانے والی شاہراہ پر محسوس نہیں۔ یوں صائم و قیامِ رمضان اور افعال خیر کی سرگرمی روای دوال رہتی ہے۔ یہ ہے اس آیت کریمہ کے ذریعے عملی تحرک و تطہیق کا ایک نمونہ!

معلمہ کی گفتگو جاری تھی کہ نمازِ عشاء کے لیے موزون کی آواز بلند ہوئی۔ معلمہ نے گفتگو روک دی اور کلماتِ اذان کا جواب دیتی رہیں۔ ہال میں موجود خواتین اس دورانِ سلام دعا، حال احوال جانے اور تعارف میں مصروف ہو گئیں۔ معلمہ نے اختتامِ اذان پر دعا پڑھی اور دوبارہ حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر کہا: کلماتِ اذان کا جواب اور اختتامی دعا ایک خیرِ عظیم ہے جسے تمہاری غفلت نے ترک کیے رکھا۔ یہ بھی اعمالِ تقویٰ میں سے ہے۔ معلمہ نے ابھی آیت و مدد و نفع علیم شَعَائِرُ اللّٰهِ تک پڑھی تھی کہ پورا ہال بہ یک زبان پکار اٹھا: فَإِنَّهُمْ مُّنَقُّوذُ الْقُلُوبُ۔ (الحج ۳۲:۶۲) ”اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ لوگوں کے تقویٰ سے ہے۔“

معلمہ نے پوچھا: پھر تم اس کا عملی نفاذ کیوں نہیں کرتیں؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلماتِ اذان کو موزون کے ساتھ ساتھ دہرانے کی ہمیں تعلیم و تلقین نہیں فرمائی؟ جو شخص ان کلمات کو دہرائے گا وہ ان تمام انعامات و اکرامات سے نوازا جائے گا جو اللہ سے تقویٰ رکھنے والے شخص کو عطا ہوں گے، یعنی اس کے معاملات میں آسانی، گناہوں کی بخشش، رزق میں فراوانی، مصائب و مشکلات سے نجات اور اللہ مالکِ الملک کا اُس کے لیے کافی ہو جانا۔ اسی طرح اذان و اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا کا رذہ ہونا۔ یہ تمام نوازشیں اُس شخص کے لیے ہیں جو تقویٰ کی اہمیت کو جانتا پہچانتا ہو اور پھر اسے اختیار کرتا ہو، یعنی عملی تقویٰ۔

خواتین نے ان باتوں کو نہایت انجھاک سے سننا۔ ایک نے تو کہا: یہ باتیں سنتے ہوئے ہمیں تو یوں لگ رہا تھا کہ پہلی بار سن رہے ہیں۔ اس طرح سے روزے اور اذان کی عملی تطہیق کا شوق لوگ

میں بیدار ہو گیا۔ آیندہ پروگرام میں خواتین کی غالب تعداد روزے سے تھی اور جو نبی نماز کے لیے مؤذن کی آواز بلند ہوئی تو پورے ہال پر عاجزانہ خاموشی کی چادر تن گئی۔ سب خواتین اذان کے اختتام تک کلماتِ اذان دہراتی رہیں۔ اللہ اکبر! یہ عظیم دین کتنا خوب صورت ہے!! ([magmj.com](http://magmj.com))

---

